

رجسٹرڈ ڈائری
۱۳۵۹ھ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ
از الفضل بیکڈیا پوزیٹو پریس
بابت ماہیچہ



لفظ

ایڈیٹر غلام نبی

روزنامہ

آل

قایان دارالامان

AILY
QADIA

Ferozepur City

۱۲۳۲۲ خانبیکر علی صاحب ایڈوکیٹ
پوز پور شہر

۱۹۲۰

۲۸ مارچ ۱۳۵۹ھ ۱۳ مارچ ۱۹۲۰ء نمبر ۵۸

مسلمان لڑکیوں کی تعلیم و تربیت کا اہم سوال

Digitized by Khilafat Library Rabwah

نوع انسانی کا ارتقاء جن امور کا نتیجہ بنتا ہے۔ ان میں علوم مستداولہ کی تحصیل کو بہت بڑا دخل ہے۔ اگر انسان علوم کے ارتقاء سے اپنے سینہ و دل کو سوراخ کر کے کائنات قدرت کے اسرار و غوامض معلوم نہ کرنا۔ تو ان تمام ترقیات سے جو اس وقت نظر آرہی ہیں اس عالم میں رہنے والے ہلکی نا آشنا ہوتے اور ان کا قدم اس عیندی تک نہ پہنچتا جس تک آج پہنچنا ہوا دکھائی دیتا ہے اسی وجہ سے اسلام نے تحصیل علوم پر خاص طور پر زور دیا ہے۔ حتیٰ کہ اگر کوئی شخص علم حاصل کرتے کرتے فوت ہو جائے تو اسلام اسے شہادت کا بلند درجہ دیتا ہے۔ قرآن کریم میں بار بار علم کے حاصل کرنے پر زور دیا گیا اور مرد اور عورت دونوں کے لئے اس کا حصول ضروری قرار دیا گیا ہے۔ مگر آج کل عورتوں کو جس رنگ میں تعلیم دی جا رہی ہے۔ وہ بہت حد تک قابل اصلاح ہے۔ یہ امر محتاج بیان نہیں۔ کہ عورت کا اولین فرض خانگی امور کو عمدگی کے ساتھ سرانجام دینا ہے۔ اور اپنی نیکی۔ تقویٰ اور شرافت کا ایسا نمونہ دکھانا ہے۔ جو

ادلائع و اعلیٰ صفات کا حامل بنا سکے۔ گویا عورت گھر کی بہترین منتظرہ ہو۔ اور اپنی اولاد کی صحیح رنگ میں بہترین تربیت کر سکے۔ اسی طرح وہ شرم و حیا کی مجسمہ اور عفت و عصمت کی دیوی ہو۔ اور اس کی کوئی حرکت ایسی نہ ہو۔ جو کسی سچا فاضل مذہب اور وفادار کے خلاف ہو۔ مگر بد قسمتی سے مغربیت کے زیر اثر آج کل لڑکیوں کو جو تعلیم دی جاتی ہے۔ اس کے نتیجے میں وہ تمام صفات جو مشرقی خواتین کی زینت کا باعث سمجھی جاتی ہیں۔ ایک ایک کر کے زحمت ہو رہی ہیں۔

حال میں موجودہ طرز تعلیم مسلمان لڑکیوں کے لئے فائدہ مند ہے یا نہیں؟ کے موضوع پر اسلامیہ کالج فارگرا لہور میں ایک مباحثہ ہوا۔ جس میں متعدد طالبات نے شرکت کی۔ اس میں ایک لڑکی نے تقریر کرتے ہوئے کہا۔ موجودہ طرز تعلیم ایک زہر ہے۔ جو ہماری سوسائٹی میں آہستہ آہستہ اثر کر رہا ہے۔ اور اس نے ہمارے مذہب۔ ہماری تہذیب۔ ہماری قدیم روایات اور ہمارے تمدن میں ایک ایسا انقلاب پیدا کر دیا ہے۔ جو ہمیں

روز بروز فخر مذلت میں دھکیلتا جا رہا ہے آج کل کی تعلیم انتہائی لڑکیاں بات بات پر جرح کرتی ہیں۔ اور نہایت بے ڈھنگی جرح کرتی ہیں۔ مثلاً یہ کہ اگر خدا واقعی ہے۔ تو ہمیں دکھائی کیوں نہیں دیتا۔ نماز قرآن کی نسبت تو بات ہی نہ پوچھیے۔ کون پانچ دفعہ مونہہ اٹھتے دھوئے اور سر بسجود ہو۔ بعض طالبات کی تو یہ حالت ہوتی ہے۔ کہ انہیں الحمد تک پڑھنا نہیں آتی۔ اسی طرح آج کل کی تعلیم انتہائی لڑکیوں کے متعلق یہ عام شکایت ہے۔ کہ وہ کھانا پکانے۔ سینے پر دھونے اور گھر کا انتظام کرنے میں انتہائی طور پر لاپرواہ ہوتی ہیں۔ اور ان کاموں کو اپنی تنگ خیال کرتی ہیں۔ پھر وہ مسلمان عورت جو ایک وقت پیکر صبر و وفا اور تمام خاندان کی عزت و ناموس کی محافظ سمجھی جاتی تھی۔ مغربی تعلیم کی وجہ سے اپنے ان تمام اوصاف سے کنارہ کر رہی ہے۔ اس کا حسن گھر کے لئے نہیں۔ بلکہ نمائش کے لئے ہوتا جا رہا ہے اسی طرح موجودہ تعلیم کا ایک اور تاریک پہلو یہ ہے۔ کہ ایسی کتابیں تعلیمی کورس میں داخل ہیں۔ جن میں اخلاق پر برا اثر ڈالنے والے مضامین ہوتے ہیں۔

غرض مرد و بچہ تعلیم لڑکیوں کے لئے بہت ہی مفید ہے۔ اور ضرورت ہے۔ کہ ان کو ایسی تعلیم دی جائے۔ جو انہیں بہترین بیوی اور بہترین ماں بنانے والی ہو۔ غمان داری۔ کھانا پکانے کی تعلیم اور کشیدہ لڑکیوں کے لئے نہایت مفید شعبہ ہائے تعلیم ہیں۔ اسی طرح عورتیں اگر گھریلو مصنفوں کی طرف توجہ کریں اور سچے فضول گپیں ہانکنے کے اپنا وقت اس مفید کام میں صرف کریں۔ تو سندھوستان کی حالت اقتصادی طور پر بھی بہت کچھ سدھ سکتی ہے بہر حال موجودہ طرز تعلیم نسوانی خصائص کے لئے مہلک ہے۔

جماعت احمدیہ کے لئے یہ امر باعث فخر ہے کہ حضرت امیر المؤمنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ بہت عرصہ ہوا۔ اس نقص کو محسوس کیا اور حضور نے نصرت گزار سکول میں دینیات کلاسز کا اجراء فرمایا۔ جن میں لڑکیوں کو زیادہ تر دینی تعلیم دے کر ان میں صحیح اسلامی اخلاق پیدا کئے جاتے ہیں۔ اور کوشش کی جاتی ہے۔ کہ وہ قرون اولیٰ کی مسلمان خواتین کا نمونہ بنیں۔ اگر تمام مسلمان اپنی لڑکیوں کی مذہبی تعلیم کا ایسا ہی انتظام کریں۔ تو وہ تقویٰ سے ہی عرصہ میں اس کے نہایت خوشگوار نتائج دیکھ سکتے ہیں۔ ورنہ مغربیت ایک ذہربا جو مسلمان لڑکیوں میں اثر کر رہا ہے۔ اس ذہربا کا تریاق مذہب بڑھ کر اور کوئی نہیں مگر لڑکی کی

بہت ہی مفید ہے۔ اور ضرورت ہے۔ کہ ان کو ایسی تعلیم دی جائے۔ جو انہیں بہترین بیوی اور بہترین ماں بنانے والی ہو۔ غمان داری۔ کھانا پکانے کی تعلیم اور کشیدہ لڑکیوں کے لئے نہایت مفید شعبہ ہائے تعلیم ہیں۔ اسی طرح عورتیں اگر گھریلو مصنفوں کی طرف توجہ کریں اور سچے فضول گپیں ہانکنے کے اپنا وقت اس مفید کام میں صرف کریں۔ تو سندھوستان کی حالت اقتصادی طور پر بھی بہت کچھ سدھ سکتی ہے بہر حال موجودہ طرز تعلیم نسوانی خصائص کے لئے مہلک ہے۔ جماعت احمدیہ کے لئے یہ امر باعث فخر ہے کہ حضرت امیر المؤمنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ بہت عرصہ ہوا۔ اس نقص کو محسوس کیا اور حضور نے نصرت گزار سکول میں دینیات کلاسز کا اجراء فرمایا۔ جن میں لڑکیوں کو زیادہ تر دینی تعلیم دے کر ان میں صحیح اسلامی اخلاق پیدا کئے جاتے ہیں۔ اور کوشش کی جاتی ہے۔ کہ وہ قرون اولیٰ کی مسلمان خواتین کا نمونہ بنیں۔ اگر تمام مسلمان اپنی لڑکیوں کی مذہبی تعلیم کا ایسا ہی انتظام کریں۔ تو وہ تقویٰ سے ہی عرصہ میں اس کے نہایت خوشگوار نتائج دیکھ سکتے ہیں۔ ورنہ مغربیت ایک ذہربا جو مسلمان لڑکیوں میں اثر کر رہا ہے۔ اس ذہربا کا تریاق مذہب بڑھ کر اور کوئی نہیں مگر لڑکی کی

حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کی سندھ تشریف آوری

قادیان دارالامان - الحمد للہ حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ
نعرہ العزیز رات کو ۹ بجے ۱۰ بجے منٹ پر خیمہ و دعائیت پہنچ گئے۔ حضور لاہور
سارے چھ بجے شام بذریعہ ریل گاڑی پہنچے۔ جہاں جماعت کے بہت سے اصحاب
ملاقات کے لئے حاضر تھے۔ رات کو پورے سات بجے بذریعہ موٹر قادیان کے لئے روانہ
ہوئے۔ اور قریباً تین گھنٹہ میں قادیان پہنچ گئے۔ احمدیہ چوک میں بہت سے اصحاب
استقبال کے لئے جمع تھے۔ جنہیں حضور نے مصافحہ کا شرف بخشا۔ خدا تعالیٰ کے فضل
سے حضور کی صحت اچھی ہے۔

المستبشیر

قادیان ۱۱ مارچ ۱۹۱۹ء - حضرت ام المومنین مدظلہا العالی کی طبیعت زیادہ ناساز
ہے۔ اجاب حضرت مدد کی صحت کاملہ کے لئے دعا کریں۔

آج شام کو ملک محمد عبداللہ صاحب مولوی فاضل کی دعوت ولیمہ ہوئی جس میں
حضرت مرزا بشیر احمد صاحب - حضرت مولوی مبراہ صاحب اور بہت سے اصحاب شہید
آج دن کو معمولی سا تشخیر ہوا جس سے قدرے خشکی پیدا ہو گئی۔

حضرت مفتی محمد صادق صاحب بخاری نے طویل پیمانی میں دعائے صحت کی جائے
دارالرشد کمیٹی کے متعلق حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ نے
جناب مرزا عبداللہ صاحب اور جناب شیخ عبدالحمید صاحب آڈیٹر پرشکل جو کمیشن مقرر
فرمایا مسائل اس نے اپنا کام شروع کیا۔

جذباتِ غم و اہم کا اظہار بروفات حضرت مولوی محمد اسماعیل صاحب

ہائے یہ کیا حادثہ ہے جال لہاز
وہل کے ارمان پورے ہو گئے
تھا اگر جانا تو جاتے وقت پر
چھوڑ جاتے یا کوئی قائم مقام
عالم و فاضل ہوئے میں یاں اہریت
دین کی خدمت میں بھی شائق کئے
دوستوں کے کام بھی کرتے تھے سب
اور کیا کیا ہم گن نہیں خوبیاں
صابر و ضابط تھے راضی برضا
علم اور جو دو سخا میں بے نظیر
تھے نمازی متقی پر ہی نیکو نگار
عاشق قرآن محبوب خدا
اے خدا بر قبر اور رحمت بیار
زندہ کن از فضل خود نام نگو
فضل سے اپنے مراتب کر بلند
یا الہی ان کی سب اولاد کو
اے خدا برداشت کے قابل نہیں

جس سے آتے ہیں نظر غمگین سبھی
جاملے پیاروں سے اپنے مولوی
یہ نہ تھا وقت انکے جانیکا ابھی
پھر نہ رہتے ہم بھی یوں دستہ ہی
لیکن ان جیسا نہ دیکھا تھا کبھی
روز و شب کرتے بسر تھے وہ یونہی
جس کو ان سے جب ضرورت آئی
خادم مخلوق بھی خوش خلق بھی
تنگ دستی کی شکایت بھی نہ کی
نیک بنمتی اور سعادت ستمی ملی
اور تہجد میں نہ کی تھی کچھ کمی
بر ملا کہہ دو کہ وہ ہیں طہتی
چھا رہی ہے اس پہ کیسی سبھی
ان کی سب اولاد کو کر دے تھی
دوستو! کیجئے دعائیں تم دلی
مورد فضل و کرم کر اور دلی
سلسلہ میں اک طعمانی کی کمی

جلد مل جائے ہمیں نعم البدل
رنج کے بدلے ہمیں دیجے خوشی

امتحانات میں کامیابی کیلئے دعا کی جائے

اسال حضرت سیخ موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے خاندان سے تعلق رکھنے والے
حسب ذیلی صاحبزادے اور صاحبزادیاں مختلف امتحانات میں شرکت ہو رہی ہیں
ان کی کامیابی کے لئے دعا کی جائے:

- (۱) سیدہ مریم صدیقہ صاحبہ حرم حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ
نعرہ العزیز
- (۲) صاحبزادی امۃ الودود بیگم صاحبہ بنت خان محمد عبداللہ خان صاحب " " " "
- (۳) صاحبزادی طاہرہ بیگم صاحبہ " " " " " " " "
- (۴) صاحبزادہ مرزا حمید احمد صاحب ابن حضرت مرزا بشیر احمد صاحب ایف بی
- (۵) صاحبزادہ مرزا انور احمد صاحب ابن حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ نعرہ العزیز
- (۶) میاں عباس احمد صاحب ابن خان محمد عبداللہ خان صاحب بی بی
- (۷) صاحبزادہ مرزا حمید احمد صاحب ابن حضرت مرزا بشیر احمد صاحب میٹرک
- (۸) صاحبزادہ مرزا امیر احمد صاحب " " " " ایف بی

تحریک جدید کا چند صدقہ جارتہ

ماجی شیر خان صاحب سیالکوٹ شہر سے لکھتے ہیں۔ گزشتہ ایام میں میاں
محمد رمضان صاحب مرات کی والدہ وفات پا گئیں۔ ان کی قوم میں بزرگوں کی وفات
پر بہت سی رسوم ہیں مثلاً وفات کے تیسرے دن قتل پھر دوواں اور چالیسواں کیا
جاتا ہے۔ برادری میں پر تکلف کھانا دینا پڑتا ہے۔ مگر انہوں نے اس طرح روپیہ ضائع
کرنے کی بجائے اپنی والدہ صاحبہ اور والد صاحب کی طرف سے تحریک جدید میں چند
کاددہ کیا چنانچہ والدہ کی طرف سے دس سال کا چندہ ۵ - ۶ - ۷ - ۸ - ۹ - ۱۰ - ۱۱
۱۳ - ۱۵ - ۱۶ کل ایک سو ادا کرنے کا وعدہ کیا۔ اسی طرح اپنے والد مرحوم میاں فتح
صاحب کی طرف سے بھی ایک سو روپیہ کا وعدہ کیا۔

حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں۔
”تحریک جدید کا دور ثانی مستقل حدتے کا کام ہے جو لوگ اس میں حصہ لیں گے
وہ اس تبلیغ دین کے ذریعہ جو ان کے روپیہ سے ہوتی رہے گی۔ اپنی موت کے ہزاروں
سال بعد بھی ثواب حاصل کرتے جائیں گے۔ پس وہ لوگ اپنے مرحوم عزیز و اقارب کو
ثواب پہنچانا چاہتے ہیں وہ تحریک جدید میں حصہ لیں۔ تا ان کو اور ان کے مرحومین کو ثواب
ہو۔ یاد رکھیں ”جو شخص اللہ تعالیٰ کے لئے گھر بناتا ہے۔ خدا تعالیٰ اس کے لئے
دنیا اور آخرت میں گھر بناتا ہے۔“
خاتون شہسوار کی تحریک جدید

تحقیق الادیان

عیسائیت کے متعلق چند اہم سوالات

یوم تبلیغ کو بالہ میں عیسائی صاحبان سے تبادلہ خیالات

از حضرت سید محمد اسحاق صاحب

Digitized by Khilafat Library Rabwah

میتھوڈسٹ چرچ میں گزشتہ شنبہ پوسٹ آٹوار کو یوم تبلیغ کے سلسلہ میں خاکسار۔ مکرئی مولوی علی محمد صاحب اجیری۔ اور شیخ عبدالغنی صاحب نو مسلم کی معیت میں شامل گیا۔ اور چونکہ یہ دن غیر مسلموں میں تبلیغ کے لئے وقف تھا۔ اس لئے یہ تجویز کیا گیا کہ بالہ کے عیسائیوں سے ملاقات کر کے مذہبی تبادلہ خیالات کیا جائے۔ چنانچہ علاوہ ہندوؤں اور سکھوں میں ہندی۔ گورکھی اور اردو کے تبلیغی ٹریکٹوں کی تقسیم کے ہم پیشہ میتھوڈسٹ چرچ میں گئے۔ وہاں کے اسپرچ پادری صاحب جو بالہا امریکہ کے رہنے والے ہیں۔ بالافانہ سے پیچھے نہ آتے۔ اور کہلا بھیجا کہ آج انوار ہے۔ مجھے مذہبی گفتگو کرنے کی فرصت نہیں۔ ماں ایک دیہاتی مشنری سے گفتگو ہوئی۔ جسے ان کے ہی ایک شخص نے یہ کہہ کر بند کر دیا۔ کہ تجھے ان لوگوں سے بات کرنے کی قابلیت نہیں۔ کیوں ان سے گفتگو کرتے ہو؟ اس پر وہ فائر ہو گیا۔

مکتی فوج کے گرجے میں

ہم وہاں سے واپس آکر سالویشن آرمی میں مکتی فوج کے گرجے میں گئے۔ وہاں علاوہ اور پادریوں کے ایک مشہور عیسائی سادھو کا جو ڈارجیلنگ سے آئے ہوئے تھے۔ اور جو بدھ مذہب سے عیسائیت میں داخل ہوئے تھے۔ لیکچر ہوا۔ لیکچر کے اختتام پر ہم سادھو صاحب سے ملے۔ اور تبادلہ خیالات کی خواہش ظاہر کی۔ وہ بڑی خوشی سے راضی ہو گئے۔ اور باہر صحن میں کرسیاں اور بیچ بچھا دیئے گئے۔ میں نے چند سوالات بائبل کے متعلق سادھو

سے کئے۔ وہ جواب دینے کے لئے دیر تک اپنی ایک نوٹ بک دیکھتے رہے پھر کہنے لگے۔ میری اصلی نوٹ بک جس میں ہر قسم کے حوالہ جات تھے۔ افسوس ہے کہ گر ہو گئی ہے۔ آپ مجھے اپنا پتہ نوٹ کرادیں۔ میں ان سوالات کا جواب بعد میں لکھ کر آپ کو بھیج دوں گا۔ یہ کہہ کر وہ تشریف لے گئے۔

چرچ آف انگلینڈ میں

پھر ہم چرچ آف انگلینڈ کے مشنری صاحب کے پاس بیرنگ ہائی سکول میں پہنچے۔ یہ صاحب ریورنڈ فیروز الدین صاحب ہیں۔ بڑی خوشی سے ملے۔ اور تبادلہ خیالات شروع ہوا۔ پہلے دوسواپا کے جواب تو انہوں نے اپنی طرف سے دینے کی کوشش کی۔ مگر تیسرے سوال کے بعد تو وہ ہنس ہنس کر لاجواب ہونے کو تسلیم کرنے لگے۔ اور ہم بھی زیادہ ان کے سمجھے نہ پڑتے۔ جب وہ کسی سوال کے جواب میں ہنسر جواب نہ دے سکے گا غدار کرتے۔ تو ہم اس عذر کو قبول کر کے نیا سوال کر دیتے۔ اس طرح خدا کے فضل و کرم سے انہوں نے باوجود تورات و انجیل سے اچھی واقفیت رکھنے کے اسلام کے مقابلہ میں عیسائیت کی کمزوری کو بخوبی محسوس کر لیا ذیل میں احباب کی واقفیت کے لئے میں عیسائیت کے متعلق چند سوالات لکھتا ہوں۔ جو کہ یوم تبلیغ میں ہماری طرف سے عیسائیوں کے سامنے پیش کئے گئے۔

مسیح کا ابن داؤد ہونا

احمدی دوستوں کو اچھی طرح یاد رکھنا چاہیے۔ کہ عیسائیوں کے نزدیک ان کی کتاب مقدس یعنی عہد نامہ عتیق میں پیشگوئی

تھی۔ کہ آنے والا مسیح داؤد کی نسل سے ہوگا لیکن عجیب امر یہ ہے۔ کہ مسیح داؤد کی نسل سے ثابت نہیں ہوتے۔ تفصیل اس اجمال کی یہ ہے۔ کہ نسب نامہ ہمیشہ باپ سے چلتا ہے۔ اور یہ امر یہودیوں۔ عیسائیوں۔ اور مسلمانوں سب میں مشترک طور پر مسلم ہے مثلاً ایک لڑکا جس کا باپ پٹھان اور ماں مغل ہو۔ ان نینوں مذہبوں کے نزدیک پٹھان ہوگا۔ نہ کہ مغل۔ کیونکہ گو والدہ اس کی مغلانی ہے۔ مگر باپ چونکہ مغل نہیں اس لئے ایسا لڑکا پٹھان کے لفظ سے پیدا ہونے کے سبب پٹھان ہوگا۔ نہ کہ مغل۔ پس مسیح داؤد کا بیٹا تب بن سکتا ہے۔ جب مسیح کا باپ داؤد کی نسل سے ہو سکے۔ چونکہ مسیح بے باپ تھا۔ اور اس عقیدہ میں ہم اور عیسائی دونوں پوری طرح متفق ہیں اس لئے مسیح داؤد کی نسل سے تباہ ہو سکتا ہے۔ جبکہ اس کی والدہ یعنی حضرت

مریم داؤد کی نسل سے ہوں۔ اور یہ امر کسی تشریح کا محتاج نہیں۔ بلکہ مسیح کی طرح واضح ہے۔ کہ مسیح کا کوئی باپ نہیں صرف ماں ہی ماں ہے۔ اور مسیح داؤد کا بیٹا بن سکتا ہے۔ کہ اس کی والدہ داؤد کی بیٹی ہو۔ لیکن عیسائی ہرگز یہ امر ثابت نہیں کر سکتے۔ کہ مریم علیہا السلام داؤد کی نسل سے تھیں۔ البتہ مسیح کو داؤد کی نسل سے ثابت کرنے کے لئے انجیل نو بیابا نے بہت ہاتھ پاؤں مارے۔ مگر جب کچھ بنا۔ تو مکتی اور لوقا میں دو نسب نامے لکھے مسیح کو داؤد تک پہنچایا گیا۔ مگر کس کے ذریعہ؟ آیا مریم کے ذریعہ؟ نہیں ہمارے دوستوں کو چاہیے کہ لوقا اور مکتی سے دو نسب ناموں کو اچھی طرح پڑھیں۔ وہاں مسیح کو داؤد تک بذریعہ مریم کے شوہر یوسف کے پہنچایا گیا ہے۔ یعنی چونکہ مسیح کی ماں کا شوہر داؤد کی نسل سے ہے اس سے ثابت ہوا۔ کہ مسیح بھی داؤد کی نسل سے ہے۔ حالانکہ یوسف مسیح کا باپ نہیں۔ بلکہ اس کی ماں کا خاوند ہے اور کسی تشریح یا قانون میں ذات اور قومیت ماں کے خاوند سے نہیں چلتی۔ بلکہ باپ سے چلتی ہے۔

ہاں چونکہ مسیح بے باپ تھا۔ اس لئے اس کا نسب چلانے کے لئے اس کی ماں کو

ذریعہ بنایا جائے گا۔ لیکن جب عیسائی حیران ہو گئے۔ کہ مسیح کی ماں تو داؤد کا ایک نہیں پہنچ سکتی۔ تو چپکے سے دو نسب نامے ایک یوسف سے آدھ تک اور دوسرا ابراہیم سے یوسف تک لکھ دیئے۔ جن میں مسیح کو داؤد کا بیٹا ظاہر کیا گیا۔ اور سرسری مطالعہ کرنے والوں کی آنکھوں میں خاک ڈالی گئی مگر ذرا غور سے پڑھنے والے فوراً سمجھ گئے۔ کہ مسیح داؤد کی نسل سے کس طرح ہو سکتا ہے؟ کیونکہ سلسلہ نسب باپ سے چلتا ہے۔ لیکن جس کا باپ نہ ہو اس کا سلسلہ نسب ماں سے چلانا چاہیے۔ نہ کہ ماں کے خاوند سے۔ کیا ایک لڑکا اس لئے کہ اس کی والدہ نے ایک مغل سے شادی کر لی ہو۔ صحیح معنوں میں مرزا کہلا سکتا ہے؟

غلام۔ اس سوال کا یہ ہے۔ کہ آنے والے مسیح کے متعلق بقول عیسائیوں کے یہ پیشگوئی تھی۔ کہ وہ داؤد کی نسل سے ہوگا۔ مگر مسیح داؤد کی نسل سے نہیں نہ اس کا کوئی باپ تھا۔ کہ وہ داؤد کی نسل سے ہو۔ اور نہ اس کی ماں مریم داؤد کی نسل سے تھی۔ ہاں اس کی ماں کا شوہر البتہ داؤد کی نسل سے تھا۔ مگر ماں کے خاوند سے سلسلہ نسب نہیں چلا کرتا۔

پس یہودی موجودہ انانجیل کے رو سے حضرت مسیح کو نہ ماننے میں حق بجانب ہیں۔ کیونکہ آنے والا داؤد کی نسل سے ہونا چاہیے تھا۔ مگر افسوس ہے۔ کہ مسیح داؤد کی نسل سے نہیں۔

مسیح کا ناصری کہلانا

انجیل مکتی میں لکھا ہے۔ کہ جب مسیح علیہ السلام پیدا ہوئے۔ تو ایک نصاب کی بنا پر ان کی والدہ کے شوہر انہیں اور ان کی والدہ کو مصر میں لے گئے۔ وہاں سے کچھ عرصہ کے بعد خواب ہی کی بنا پر وہ تیس فلسطین میں آئے اور ناصرت نام ایک شہر میں رہنے لگے۔ چنانچہ الہامی صحیفہ کہتا ہے :-

خواب میں آگاہی پاکر جیل کی طرف
میں روانہ ہوا اور ایک شہر میں جس کا
نام نامرت تھا جا کے رہا۔ تاکہ وہ جو
نبیوں نے کہا تھا پورا ہو کہ وہ نامرتی
کہلائے گا۔ (متی باب ۲ آیت ۲۳)
یہ حوالہ دکھا کر ہم نے سادھو صاحب
سے کہا۔ کہ براہ مہربانی نبیوں کی کتاب
یعنی عہد نامہ عتیق سے یہ پیشگوئی دکھلا دیا
جس میں لکھا ہو کہ آنے والا مسیح نامرتی
کہلائے گا۔ ہمارے اس مطالعہ پر سادھو
صاحب نے کہا یہ ملاکی نبی کی کتاب
میں لکھا ہے۔ اور دیر تک ملاکی نبی کی
کتاب کا مطالعہ کرتے رہے مگر آخر کار
اپنی نوٹ باب کے گم ہونے کا عذر
کیا۔ اور جب یہی سوال ہم نے ریورنڈ
فیروز الدین صاحب سے کیا۔ تو وہ فرماتے
گئے۔ کہ نبیوں کی بہت سی کتابیں لکھی
ہے کہ گم ہو چکی ہیں۔ اس نے یہ حوالہ
ہم نہیں دکھا سکتے۔
پولوس کے عیسائی ہونے کا واقعہ
عہد نامہ جدید میں لکھا ہے۔ کہ پولوس
جس کا نام سولس تھا پہلے عیسائیوں کا
سخت دشمن تھا۔ چنانچہ اس نے حکام
سے مل کر بہت سے عیسائی قتل اور
قید کرائے تھے۔ وہ ایک دفعہ عیسائیوں
کو سزا دلوانے کے لئے دمشق کا سفر
کر رہا تھا۔ کہ راد میں آسمان سے ایک
نور اترا اور یسوع مسیح کی آواز سنائی
دی۔ کہ اے سولس تو مجھے کیوں ستاتا ہے
اس پر سولس عیسائی ہو گیا۔ یہ قصہ عہد نامہ
جدید میں دو جگہ یعنی اعمال ۱۳ اور اعمال
۱۶ میں مروی ہے۔ مگر عجیب امر یہ ہے
کہ اعمال ۱۳ میں لکھا ہے کہ آسمان
سے جو نور اترا تھا۔ وہ پولوس کے ساتھیوں
نے دیکھا مگر وہ آواز جو آسمان سے آئی
تھی وہ انہوں نے نہ سنی تھی۔ لیکن اعمال
۱۶ میں اس کے بالکل برعکس لکھا ہے۔
کہ آسمان کی آواز تو پولوس کے ساتھیوں
نے سنی۔ مگر نور انہوں نے نہ دیکھا تھا۔
یہ ایسا اختلاف ہے۔ کہ الہامی کتاب
چھوڑ کسی انسانی کتاب میں بھی نہ ہونا
چاہیے۔ یہ دونوں حوالے جب ہم نے
ریورنڈ فیروز الدین صاحب کے سامنے پیش

کئے۔ تو بڑی درق گردانی کے بعد فرمایا
یہ دونوں حوالے ایک ہی شخص کے ہیں۔
یعنی مقدس لوقا کے۔ ہم نے کہا۔ کہ یہ
امر تو اور بھی زیادہ قابل اعتراض ہے
اس پر فرمانے لگے کہ اصل میں ایک
دفعہ مقدس لوقا نے یہ واقعہ لوگوں
سے سنا اور وہ غلط تھا۔ دوسری دفعہ
خود پولوس سے سنا اور وہ صحیح تھا۔ ہم
نے کہا کہ مقدس لوقا کو چاہیے تھا کہ
جب خود پولوس نے اصل واقعہ ان کو
سنا دیا تھا تو کیوں وہ پہلا غلط واقعہ
کتاب میں رہنے دیا۔ پاروری صاحب
فرمانے لگے کہ بے شک مقدس لوقا اپنا
غلط حوالہ اپنی کتاب سے نکال سکتے تھے
مگر وہ لوگ بڑے محتاط تھے۔ وہ الہامی
کتابوں میں تغیر و تبدل نہ کرتے تھے
نہ عرض کیا کہ اول تو یہ بالکل ناجائز
امر ہے کہ ایک بھیوٹا واقعہ غلطی سے
کہیں لکھ دیا جائے۔ اور باوجود متوقع ہونے
کے پھر اسے کتاب سے حذف نہ
کیا جائے۔ دوم اس تضاد سے ایک اور
ایک دو کی طرح واضح ہو گیا کہ عہد نامہ
جدید الہامی کتاب نہیں بلکہ غلط اور صحیح
پر قسم کی انسانی روایتوں کا مجموعہ ہے
سوم آپ کا یہ فرمانا کہ کتاب مقدس
میں تبدیلی نہیں کی جاتی سراسر غلط ہے۔
کیونکہ آپ کی مقدس کتاب تو انیس
سال سے نئی سے نئی تبدیلیوں کا نشانہ
بنتی رہی ہے۔ اور جب سے وہ چھپنے
لگی ہے۔ ہر ایڈیشن اس کا پہلے ایڈیشنوں
سے مختلف ہوتا رہا ہے۔ پاروری صاحب
نے ایسی تبدیلیوں سے انکار کیا۔ میں نے
فوراً انہی کی میز سے چند مختلف رسالوں
کے ایڈیشن لے کر بہت سی آیات بالکل
نکالی ہوئی یا بدل ہوئی دکھادیں۔ جس سے
وہ نہایت شرمسار ہوئے۔
سیح کے ابن اللہ ہونے کی حقیقت
میں نے ریورنڈ فیروز الدین صاحب
سے کہا کہ گو تو رات اور انجیل میں بہت
سے انسانوں کو مختلف معنوں میں خدا
کا بیٹا کہا گیا ہے۔ مگر مسیح کو انجیل میں
ابن اللہ صرف ان معنوں میں کہا گیا ہے

کہ وہ بے باپ تھے۔ اور یہ ہمیں بھی
مسلم ہے کہ وہ بے باپ تھے۔ اس
لئے ابن اللہ کے لفظ سے مسیح کی الوہیت
پر استدلال درست نہیں۔ اور اسی وجہ
سے آدم کو بھی بسبب بے باپ ہونے
کے خدا کا بیٹا قرار دیا گیا ہے۔ اس پر
پاروری صاحب نے فرمایا کہ اس امر کا
کیا ثبوت ہے کہ مسیح کو ابن اللہ کا خطاب
اس کے بے باپ ہونے کے سبب ملا۔
میں نے عرض کیا کہ لوقا باب ایک آیت
۳۲ تا ۳۵ کا مطالعہ کیجئے۔ جہاں لکھا ہے
” (۳۲) وہ بزرگ ہو گا اور خدا اولاد
کا بیٹا کہلائے گا۔ اور خداوند خدا اس
کے باپ داؤد کا تخت اسے دے گا۔“
(۳۳) اور وہ سدا یعقوب کے گھرانے
کی بادشاہت کرے گا۔ اور اس کی بادشاہت
آخرتہ ہوگی۔ (۳۴) تب مریم نے فرشتہ
سے کہا یہ کیونکو ہو گا۔ جس حال میں میں
مرد کو نہیں جانتی۔ (۳۵) تب فرشتہ
نے کہا روح القدس تجھ پر اترے گی اور
خدا تاملے کی قدرت کا سایہ تجھ پر ہو گا
اس سبب سے وہ قدوس بھی جو پیدا ہو گا
خدا کا بیٹا کہلائے گا“
مذکورہ بالا عبارت میں جو خط کشیدہ
الفاظ ہیں وہ نص مرتب کے طور پر تباہ
ہیں۔ کہ مسیح کا ابن اللہ ہونا کوئی معنی
سوائے اس کے نہیں رکھتا۔ کہ مسیح
بے باپ ہے۔ کیونکہ عبارت صاف بتا
رہی ہے۔ کہ مسیح ابن اللہ کیوں کہلا گیا
اس لئے کہ وہ خدا کی قدرت سے بے باپ
پیدا ہو گا۔ اور یہ ہمیں بھی مسلم ہے کہ
وہ بے باپ ہے۔ پس مسیح ابن اللہ
ان معنوں میں نہیں کہ وہ خدا ہے یا
خدا کی ذات کے تین اتانیم میں سے
ایک اتنوم ہے بلکہ مسیح کے ابن اللہ
ہونے کے معنی صرف یہ ہیں۔ کہ وہ بزرگ
باپ کے پیدا ہوا ہے۔ میں اپنے
احمدی دوستوں سے عرض کرتا ہوں۔ کہ وہ
مذکورہ بالا خط کشیدہ عبارت کو نہایت
بہت عمدگی اور نہایت مضبوطی سے
عیسائیوں کے سامنے پیش کیا کریں۔ کہ اس
عبارت میں اس سبب سے لے کے الفاظ میں
سبب کون ہے اور سبب کون ہے؟

وہ کہیں گے سبب تو بے باپ پیدا ہونا ہے
اور سبب خدا کا بیٹا یعنی ابن اللہ کہلانا ہے
پھر سوال کرو کہ اگر سبب وقوع پذیر نہ
ہوتا۔ یعنی مسیح بجائے بے باپ ہونے کے
بزرگی باپ پیدا ہوتا تو پھر بھی وہ سبب
یعنی ابن اللہ ہوتا۔ اس پر انہیں مجبوراً کہنا
پڑے گا کہ پھر بے شک وہ ابن اللہ نہ
ہوتا۔ کیونکہ اذافات الشرط فات المشروط
جب سبب نہ رہا تو سبب کیسا؟ پس اس حوالہ
نے سورج سے زیادہ روشن کر دیا اس امر
کو کہ مسیح کو خدا ہونے کی وجہ سے ابن اللہ
نہیں کہا گیا۔ نہ اس لئے کہ وہ اتنوم ثانی
ہے۔ نہ اس لئے کہ وہ خدا کی طرح قدیم
ہے۔ اور نہ اس لئے کہ وہ خدا کی صفات
کا حامل ہے۔ بلکہ وہ ابن اللہ اس سبب
سے کہلا گیا۔ کہ وہ بے باپ ہے۔ پس اس
حوالہ نے مسیح کے ابن اللہ ہونے کی
حقیقت واضح کر دی۔ اور بتا دیا کہ چونکہ
سیح کا دنیا میں کوئی باپ نہ تھا۔ اس لئے
خدا نے کہا کہ چونکہ اس کا کوئی باپ نہیں
اس لئے میں اس کا باپ ہوں۔ جیسا کہ ہر
درمند شریعت انسان ایک یتیم کے سر پر
الحق رکھ کر کہتا ہے تو ردمت میں تیرا باپ
ہوں۔ اس کے بعد میں نے پاروری صاحب کے ہانک
اسی وہ انجیل نے آدم کو خدا کا بیٹا کہا ہے۔
کیونکہ آدم کا کوئی باپ نہ تھا۔ چنانچہ لوقا
باب تین میں جو سبب نامہ مسیح کا درج کیا
گیا ہے۔ وہ مریم کے شوہر سے آدم
نکلا ہے۔ اس میں حضرت نوح سے
آدم تک جو حصہ ہے اس کے الفاظ
یہ ہیں۔
” وہ سم کا اور وہ نوح کا اولاد
وہ لکاک کا اور وہ متھوسلا کا اور وہ
حنوک کا اور وہ آدم کا اور وہ خدا
کا تھا۔“

حسینوں کا سنگاروان
اس عجیب کتاب کو پڑھ کر اور ان
کی نصیحتوں پر عمل کر اگر آپ کا لے میں تو
گوئے اور بد صورت ہیں تو خوبصورت بن
سکتے ہیں۔ قیمت ۱۸ آنہ۔ ۹ آنہ کے ٹکیے بھیج
کر منگاد۔ دکانی سے ۱۲ روپے گاہ۔
پتہ: میجر تجارت افسانہ شاہ جہاں پورہ

اس حوالہ میں ہر شخص کے باپ کا نام یگانہ
 مگر جب آدم کا نام آیا۔ اور اس کے باپ
 کے ذکر کا وقت آیا۔ تو چونکہ اس کا کوئی
 باپ نہ تھا۔ اس لئے بجائے اس کے کہ یہ
 لکھا جاتا کہ وہ بے باپ تھا۔ یہ لکھ دیا
 گیا کہ وہ خدا کا بیٹا تھا۔ اس حوالہ سے بھی
 صاف ظاہر ہوتا ہے۔ کہ ناجیل کی اصطلاح
 میں کسی کے بے باپ ہونے کے مفہوم کو
 اگر ادا کرنا ہو۔ تو یوں کہا جاتا ہے۔
 کہ وہ خدا کا بیٹا ہے۔ اور چونکہ عیسائیوں
 اور ہم مسلمانوں کے نزدیک ابتداء
 آفرینش عالم سے آج تک یقینی طور پر
 صرف دو شخص بے باپ پیدا ہوئے
 ہیں ایک آدم دوسرا مسیح۔ اس لئے
 ان دونوں کو ناجیل میں ابن اللہ کہا گیا
 ہے۔ پس مسیح کا ابن اللہ ہونا انہی معنوں
 میں ہے جن میں آدم خدا کا بیٹا ہے۔
 کیونکہ قرآن اسی مفہوم کی تصدیق کرتا
 ہے۔ جیسا کہ وہ فرماتا ہے۔ ان
 مثل عیسی عند اللہ کمثل آدم
 خلقہ من تراب ثم قال لکن فیكون
 یعنی مسیح اور آدم دونوں اس امر میں
 شریک ہیں۔ کہ وہ بغیر باپ کے براہ راست
 خدا کے حکم ایک ایک مادہ میں۔ دوسرا انکم
 زمین میں پرورش پا کر پیدا ہوا۔
**دس ہزار قدوسیوں کے
 ساتھ آنا**

میں نے ریورنڈ فیروز الدین صاحب
 سے نہایت درد مند دل سے عرض کیا
 کہ کس قدر غضب کی بات ہے۔ کہ کتاب
 استنثار میں ایک پیشگوئی جو ایک اور ایک
 دو کی طرح صرف آنحضرت صلی اللہ علیہ
 وسلم کے وجود باوجود میں پوری ہوئی۔ تین
 ہزار سال کے بعد آج سے بالکل بدل کر
 کچھ کا کچھ کر دیا گیا ہے۔ پادری صاحب
 نے اس تحریف کا انکار کیا۔ میں نے
 انہی کی میز سے دو مختلف ایڈیشنوں
 کی دو بائبلیں انہیں دکھائیں۔ اور وہ
 اس تحریف کا کوئی جواب نہ دے سکے

اب میں احمدی دوستوں کے لئے پہلے
 ایڈیشنوں سے اصل حوالہ پیش کرتا
 ہوں۔
 "خداوند سینا سے آیا۔ شعیب سے ان
 پر طلوع ہوا۔ فاران ہی کے پہاڑ سے
 وہ جلوہ گر ہوا۔ دس ہزار قدوسیوں
 کے ساتھ آیا۔ اس کے داہنے ہاتھ ایک
 آتشی شریعت ان کے لئے تھی"

کتاب استنثار باب ۳۳، آیت (۲۱)
 اس حوالہ میں موسیٰؑ عیسیٰ اور محمد
 صلی اللہ علیہ وسلم تین نبیوں کی آمد کا ترتیباً
 ذکر ہے۔ حضرت موسیٰؑ کو طور سینا پر
 نبوت ملی۔ مسیح شعیب سے ظاہر ہوا۔ اور
 ہماری سرکار فاران کی وادی سے جلوہ گر
 ہوئی۔ اس حوالہ میں تینوں میں سے آخری
 نبی نبی ہمارے حضور کی آمد کو دس ہزار
 قدوسیوں یعنی پاکبازوں کے ساتھ
 مقبلاً کیا گیا ہے۔ اور واقعہ میں یہ علامت
 نہ حضرت موسیٰؑ میں پائی جاتی ہے۔ اور نہ
 حضرت عیسیٰؑ اس کے حامل ہیں۔ بلکہ اگر
 یہ علامت پائی جاتی ہے۔ تو وہ صرف
 ہماری سرکار میں پائی جاتی ہے۔ اور یہ
 شرف صرف حضور ہی کو حاصل ہے۔ کہ یا
 تو حضور مکہ سے اکیلے۔ یا حضرت ابوبکر
 کو شامل کر لو تو دو کیلئے نکالے گئے۔

ساتیوں اور بچھوؤں کی غاروں میں چھپے
 چھپا کے اس ساری کائنات کا سردار
 اپنے ایک جاں نثار کے ساتھ مدینہ
 پہنچتا ہے۔ یا پھر یہ حالت ہے۔ کہ
 صرف آٹھ سال کے قلیل عرصہ میں حضورؐ
 دس ہزار قدوسیوں کے ساتھ گورے
 چہرے پر سیاہ عمامہ باندھ کر صبح کے پہلے
 وقت میں نہایت شان و شوکت سے نہایت
 رفت آمیز مگر کھن داؤدی سے ہزاروں
 بڑھ کر سیاری آواز میں انا فتحنا لک
 فتحاً مبیناً پڑھتے ہوئے فاتحانہ طور پر
 مکہ میں داخل ہوتے ہیں۔ اور وہاں حضورؐ
 کی ایک چھڑی کی ہلکی سی گشس سے
 ہزاروں برسوں کے رکھے ہوئے

تین سو ساٹھ بت ہمیشہ کے لئے سرنگوں
 کر دیے جاتے ہیں۔ اور جب کوئی بت
 گرتا ہے۔ تو ساتھ ہی ایک پر شوکت
 آواز سنائی دیتی ہے کہ جبار الحق ذر
 الباطل ان الباطل کان زھوقاً یعنی اب
 قیامت تک کے لئے یہاں سے بت پرستی
 کی جو کٹا دی گئی ہے۔ اب اس گھر میں
 بت پرستی کبھی نہ ہوگی۔ سبحان اللہ
 و بحمدہ سبحان اللہ العظیم۔

یہ ہے عیسائوں کا خدا کی فاران سے
 جلوہ گری۔ یہ ہے دس ہزار قدوسیوں
 کی معیت۔ یہ ہے خدا کا وہ ظہور۔ کہ
 خدا کی قسم اس سورج کے سامنے نہ موسیٰ
 چراغ جل سکتا ہے۔ اور نہ عیسوی شمع روشنی
 دے سکتی ہے۔ مہلا سورج کے سامنے کسی
 ستارہ کی یہ مجال ہے کہ روشنی دے
 بلکہ چہرہ بھی دکھلائے۔ پس کتاب استنثار
 کی یہ پیشگوئی نہایت آب و تاب سے ہماری
 سرکار کے ذریعہ پوری ہوئی۔ اور سچی بات
 یہ ہے کہ عیسائیوں کے ہاتھ میں حضور
 کی تکذیب کی کوئی وجہ نہ رہی۔ تو نئے
 ایڈیشنوں میں یہ حوالہ بدل دیا۔ اور
 موسیٰ علیہ السلام سے تین ہزار برس
 بعد اب یہ الفاظ لکھ دیے گئے۔

"خداوند سینا سے آیا۔ اور شعیب سے
 ان پر طلوع ہوا۔ اور فاران ہی کے
 پہاڑ سے وہ جلوہ گر ہوا۔ لاکھوں قدوسیوں
 میں سے وہ ایک ہے"

(دیکھو وہ ایڈیشن جو ۱۹۳۰ء کے بعد
 طبع کئے گئے ہیں)
 اب اس حوالہ کو دیکھو سوائے انا لڈ
 وانا لہ راجون پڑھنے کے اور کیا کیا جا سکتا
 ہے۔ کجا دس ہزار قدوسیوں کے ساتھ
 آنا۔ اور کجا لاکھوں قدوسیوں میں سے
 ایک ہونا۔ اب پہلے الفاظ تو یقینی طور پر
 ایک ایسی علامت تھے۔ کہ سوائے حضور
 علیہ السلام کے اور کسی نبی میں نہیں پائے
 جا سکتے تھے۔ لیکن لاکھوں قدوسیوں میں
 ایک ہونا ایسی مبہم بات ہے۔ کہ موسیٰؑ

بھی خدا کے لاکھوں پاکباز بندوں میں سے
 ایک تھے۔ عیسائی لاکھوں راستبازوں
 میں سے ایک تھے۔ آدم۔ نوح۔ ابراہیم
 اسمعیل۔ اسحق۔ یعقوب۔ عرض سب نبی اپنے
 ہیں کہ وہ لاکھوں پاکبازوں میں سے ایک کہے
 جا سکتے ہیں۔ اور یہی حال آنحضرت صلی اللہ
 علیہ وسلم کا ہے کہ حضورؐ بھی خدا کے لاکھوں
 پاکبازوں میں سے ایک ہیں۔ پس عیسائوں
 نے ایسی تحریف کی۔ کہ نئے الفاظ اب
 کسی نبی کی صداقت کے لئے بھی دلیل نہ
 رہے۔ لیکن چاند پر کون خاک ڈالے۔ تین ہزار
 برس کی تورات کے لاکھوں کروڑوں نسخوں
 کو کون چھپا سکے۔ انا اللہ قیامت تک
 تورات کے ہزاروں لاکھوں نسخے
 پیکار پیکار کر کہیں گے۔ کہ وہ جو فاران سے
 جلوہ گر ہوا تھا وہ کون بچو وہی عظیم شان
 نبی ہے۔ کہ جس کے ساتھ دس ہزار پاکباز
 ساتھی تھے۔ کب ہ جبکہ وہ فتح مکہ کے دن
 مکہ میں داخل ہو رہا تھا۔ پھر وہ عظیم شان
 نبی ہے جو مسیح کی طرح صلح آتشی اور نرمی کا
 ہی سادہ نہیں۔ بلکہ اس کے اپنے ہاتھ میں
 آتشی شریعت یعنی قرآن مجید جیسی مکمل شریعت
 ہے۔ جس میں علاوہ جمال کے جلال بھی
 جلوہ گر ہے اللہ صلی علیہ وسلم

دعویٰ آل محمد وبارک وسلم۔
 اس گفتگو کے علاوہ اور بھی بہت
 سے حوالے اناجیل اربعہ کے پوچھ کر
 ہم نے پادری صاحب سے تبادلہ خیالات
 کیا۔ اور خدا کی قسم سچ کہتا ہوں۔ کہ حضرت
 مسیح موعود علیہ السلام کے طفیل جو علم ہمیں عطا
 کیا گیا ہے۔ اس کے سامنے عیسائیوں کو
 ہیج پایا۔ اللہ تعالیٰ عیسائیوں کی آنکھیں
 کھولے۔ کہ وہ مخلوق پرستی چھوڑ کر اپنے
 حقیقی خالق اور مالک کے حضور جمگیں اور
 تثلیث کو ترک کر کے توحید کو اختیار کریں۔ کیونکہ
 اسی میں ان کی جلدانی اور ہی میں ان کی نجات
 اور یہی سچی انجیل کی تعلیم ہے۔ جیسا کہ لکھا ہے
 "یسوع نے اسے جواب دیا کہ سب حکموں
 میں اولیٰ یہ ہے۔ کہ اے اسرائیل سس!

۶۶۲
 خداوند ہمارا مالک ہے

جناب مولوی عبدالرحیم صاحب نیر تحریر فرماتے ہیں: میں نے طلبہ عجائب گھر کی ادویات اور مفردات کا گاہے گاہے خود تجربہ کیا ہے اور اپنے بچوں کیلئے خرید کر تجربہ کرایا ہے۔ مجھے اس
 ار کے اظہار سے خوشی ہے کہ مالک طلبہ عجائب گھر ادویات کی تیاری میں خاص محنت برداشت کرتے اور غیر معمولی دیانت سے کام لے کر ہر چیز خالص اور صفائی سے تیار کرتے ہیں۔ ان کی
 ادویات اور مفردات نہ صرف خالص اور درجہ اول ہیں۔ بلکہ نرخ بھی باوجود اپنی منجانباً نوعیت کے قریباً بازار کے برابر ہیں۔ میں اس امر کی سفارش میں خوشی محسوس کرتا ہوں۔ دوست
 یونیورسٹی اور مفردات کو یہاں سے خرید فرمائیں۔ فہرست مفت طلب۔ فرمائیں یہ مالک طلبہ عجائب گھر قادیان

مولوی محمد علی صنا کی بقیہ تحریریں

ایک وقت تھا جب غیر مبایعین کے ذریعہ اطاعت امیر مولوی محمد علی صاحب فرمایا کرتے تھے کہ انھوں نے ان مسلمانوں پر جو حضرت مرزا صاحب کی مخالفت میں آئے ہو کر انہی اعتراضوں کو دہرا رہے ہیں۔ جو عیسائی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر کرتے ہیں ۰۰۰۰۰ سچے نبی کا یہی ایک بڑا بھاری امتیازی نشان ہے کہ جو اعتراض اس پر کیا جائے گا وہ سارے نبیوں پر پڑے گا۔ جس کا نتیجہ یہ ہوتا ہے کہ جو شخص ایک مامور من اللہ کو رد کرتا ہے۔ وہ گویا مکمل سلسلہ نبوت کو رد کرتا ہے؛ (ریویو جلد ۵ ص ۵) نیز یہ کہ یہی وہ آخری زمانہ ہے جس میں موعود نبی کا نزول مقدر تھا؛ (ریویو جلد ۶ نمبر ۳ ص ۳۸)

لیکن اب ان کے نزدیک جماعت احمدیہ کا سب سے بڑا جرم یہ ہے۔ کہ وہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو موعود نبی سمجھتی ہے۔ ہم مولوی صاحب اور تمام اہل بیخام سے دریافت کرنا چاہتے ہیں کہ کیا ان حوالہ جات سے صحت واضح نہیں ہوتا۔ کہ حضرت مسیح موعود نبی، اور تادمور من اللہ، ہیں۔ غیر مبایعین کا ہمیشہ سے یہ دھیرہ رہا ہے کہ وہ جماعت احمدیہ پر یہ الزام لگاتے رہتے ہیں کہ اس نے غلو کر کے حضرت مرزا صاحب کو نبی اللہ بنا دیا ہے۔ حالانکہ حقیقت یہ ہے کہ ہم حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو وہی کچھ مانتے ہیں جو مولوی محمد علی صاحب حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی حیات میں مانا کرتے تھے۔ مندرجہ بالا حوالہ جات سے صحت واضح ہوتی ہے کہ مولوی محمد علی صاحب کا پہلا عقیدہ کیا تھا۔ غیر مبایعین کو چاہیے کہ وہ مولوی صاحب سے اتنا تو پوچھیں۔ کہ آج کل جب کہ وہ حضرت مولوی غلام حسن صاحب پشاور کی پرانی تحریروں سے ڈھونڈ ڈھونڈ کر جو الٹے نکال رہے ہیں۔ وہ اپنی سابقہ تحریروں پر کیوں غور نہیں کرتے۔ اور کیوں ان کے ذکر پر آتش زیر پا ہو جاتے ہیں۔

خاک رب۔ انوار احمد سامانی

ہجری شمسی سال کے مہینوں کے نام

از حضرت مولوی غیبہ الماجد صاحب امیر جماعت احمدیہ صوبہ بہار

اخبار افضل میں ایک ذکیل صاحب کی رباعی یا قطعہ میں نے دیکھا تھا جو سال ہجری شمسی کے مہینوں کے متعلق تھا اور بہت اچھا اور معنی خیز تھا۔ اسی سلسلہ میں میں نے ایک رباعی موزون کی ہے جو شاید یاد رکھنے میں زیادہ آسان ہو اور ایک قطعہ بھی لکھا ہے جس میں ہجری شمسی مہینوں کا انگریزی مہینوں سے تطابق دکھلایا ہے رباعی اور قطعہ حسب ذیل ہے۔

رباعی
 سال ہمش را گر توانی یاد کردن ای جوان
 صبح و شام و بلیغ دامن دہم شہادت بخوان
 ہجرت و احسان و فدا و ہم ظہور و ہم توک
 ہم اخلا و ہم نبوت فتح را آخریدان

قطعہ
 ماہ ہمش با عیسوی مہ گریہ انی اسے عزیز
 صلح با شد جنوری تبلیغ با شد فروری
 نے بود ہجرت و احسان جون د جولائی و ف
 ماہ التوبرا خا ماہ نومبر با نبوت مٹھ
 یہ پانچ مہینے انگریزی تلفظ میں آ رہتے ہیں جو انگریزی دان طبقہ کو گراں موگا
 اور انگریزی نہ جاننے والوں کے لئے معلومات کا اضافہ۔

قبر مسیح کا اعلان یورپ میں

قارئین افضل کو یاد ہوگا۔ کہ حضرت شیخ یعقوب علی صاحب عرفانی نے قبر مسیح کا اشتہار ایک لاکھ کی نقد اد میں چھپوانے کے متعلق ایک تحریک بذریعہ اخبار افضل کی تھی۔ اور اس کے اخراجات کے لئے جو آپ نے رقم مقرر کی تھی وہ خدا کے فضل سے چند باہمت دوستوں نے پوری کر دی تھی۔ میں اس کی کجبات کے متعلق مطبع دالوں کو آرڈر دے چکا تھا اور وہ سائٹ ہزار کے قریب چھاپ چکے تھے۔ کہ جنگ کا اعلان ہو گیا۔ بہر حال آرڈر کے مطابق مطبع دالوں نے ایک لاکھ کی نقد اد میں اشتہار چھاپ دیا۔ لیکن جنگ کے شروع ہوجانے کی وجہ سے اس کی قیمت میں وہ بے ہولت نہ رہی جو قبل از جنگ تھی۔ بہت تیسل مقد اد میں تقسیم کیا گیا۔ لیکن موقع نکلنے پر انٹرنیشنل تقسیم کیا جائے گا۔ اس اعلان کے ذریعہ میں دیگر بیرونی ممالک کے احمدیوں کو اطلاع دینا چاہتا ہوں کہ اگر وہ اس اشتہار کو اپنے ہاں تقسیم کرنا چاہیں۔ تو وہ ڈاک کا محمول بھیج کر منگو سکتے ہیں۔ پتہ مندرجہ ذیل ہے۔

The London Mosque
 63. Melrose Road
 London S.W. 18
 (جلال الدین شمس)

ضروری اعلان

نظارت تعلیم و تربیت کی طرف سے صاحب کو جماعت پھیلیاں میں بھجوا جا رہا ہے جہاں ہفتہ عشرہ قیام کریں گے۔ اگر تشریف کی جائیں انہیں اپنے ہاں بلانا چاہیں تو اپنے فریضہ پر بلا سکتی ہیں۔
 ناظر تعلیم و تربیت

Digitized by Khilafat Library Rabwah

سودیشی نسخے

سودیشی پیرے کی دنیا میں انقلاب پیہا کرنے والی دلائلی و دگھوڑ
 بو سکی سے بڑھیا کی گارنٹی ۱۲ گز ۱۳X اگرہ ۶۱-۶۱ روپیہ
 خوب صورت بورڈروالی بالکل نیا ڈیزائن خوب صورتی
 سارھی سلکی کو دو بالا کرنے والی۔ ہر رنگ مل سکتا ہے۔ ۵X روپیہ
 گز۔ ۲۱/۲۱-۲۱ روپیہ
 بڑے بڑے آفیسروں اور رئیسوں نے جس کی تعریف کی ہے
 ریشمی چادر خالص ریشمی ہر رنگ مل سکتا ہے۔ ۳ گز ۸ روپیہ اگر قیمت
 ایک جوڑا ۱-۱/۱-۱ روپیہ
 خالص کونڈی جوڑا جو کہ ہر موسم میں ایک نیا نسخہ ہے قیمت ایک
 گزندی جوڑا ۱-۱/۱-۱ روپیہ پوٹینج اور بیگیگ بالکل مفت۔
 ڈائمنڈ برادرز لودھیانہ ۵

ایک استانی کی ضرورت

ایک سکول میں ایک ہیڈ ماسٹر کی آسامی خالی ہونے والی ہے۔ امیدوار کے لئے ضروری ہے۔ کہ بی۔ اے یا ایف۔ اے ٹرینڈ یا انٹرنیڈ یا کم از کم میٹرک ہے۔ اے۔ اے۔ وی ہو۔ خواہشمند درخواستیں منقول سرٹیفکیٹس ساتھ ہر ایک نفاذ ہذا میں مجبواً دیں
ناظر امور خواہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

محافظ اٹھرا گولیاں

جن کے بچے چھوٹی عمر میں فوت ہو جاتے ہوں۔ یا مردہ پیدا ہوتے ہوں۔ یا حمل گرجاتا ہو۔ اس کو اٹھرا کہتے ہیں۔ جن کے گھر میں یہ مرض لاحق ہو تو فوراً حضرت حکیم مولوی نور الدین اعظم رضی اللہ عنہ طیب شہی سرکار جموں و کشمیر کا نسخہ محافظ اٹھرا گولیاں رجسٹرڈ استعمال کریں جس قدر کے حکم سے یہ دوا غانہ ۱۹۱۰ء سے جاری ہے۔ شروع حمل سے اخیر زحمت تک قیمت فی تولہ سو روپے مکمل خوراک گیارہ تولہ ایک مہلت منگو آنے والے سے ایک دو روپے تولہ علاوہ محصول لڈاک لیا جائے گا۔

عبدالرحمن کاغانی اینڈ سنز دواخانہ رحمانی قادیان

مچون عنبری

یہ دوا دنیا بھر میں مقبولیت حاصل کر چکی ہے۔ ولایت تک اس کے علاج موجود ہیں۔ دماغی کمزوری کے لئے آکیر صفت ہے۔ جوان بوز سے سب کھا سکتے ہیں۔ اس دوا کے مقابلہ میں سیکڑوں قیمتی قیمتی ادویات اور کثرت جہات بیکار ہیں۔ اس سے جو ک اس قدر لگتی ہے۔ کہ تین تین سیر دودھ اور پاؤ پاؤ بھر گھی مہضم کر سکتے ہیں۔ اس قدر مقوی دماغ ہے۔ کہ بچپن کی باتیں خود بخود یاد آنے لگتی ہیں۔ اس کو مثل آب حیات کے تصور فرمائیے۔ اس کے استعمال کرنے سے پہلے اپنا وزن کیجئے بعد استعمال پھر وزن کیجئے۔ ایک شیشی چھ سات میر خون آپ کے جسم میں اضافہ کر دے گی۔ اس کے استعمال سے اشارہ گھنٹہ تک کام کرنے سے مطلق متکون نہ ہوگی۔ یہ دوا رخساروں کو مثل گلاب کے پھول اور مثل کندن کے درخشان بنا دے گی۔ یہ نئی دوا نہیں ہے۔ ہزاروں مایوس علاج اس کے استعمال سے بامراد بن کر مثل ہندہ سالہ نوجوان کے بن گئے۔ یہ نہایت مقوی بھی ہے۔ اس کی صفت تحریر میں نہیں آسکتی تجربہ کر کے دیکھ لیجئے۔ اس سے بہتر مقوی دوا آج تک دنیا میں ایجاد نہیں ہوئی۔ قیمت فی شیشی دو روپے (ع)

نوٹ۔ فائدہ نہ ہو۔ تو قیمت واپس فرست دو غانہ مفت منگو ایسے جھوٹا اشتہار دینا حرام ہے
لئے کا پتہ۔ مولوی حکیم شایب علی محمود ٹکڑے لکھنؤ

ایک نہایت یا موقعہ پختہ مکان

برلب بڑک ہائی سکول قابل فروخت ہے۔ وہ تعلیم الاسلام ہائی سکول سے دو منٹ کی راہ اور نور ہسپتال سے بھی فریبا اتنی ہی دور ہے۔ ریوے سٹیشن ۱۴ سے ۵ منٹ کا راستہ ہے۔ مکان دو منزلہ ہے۔ اور قریب ایک کنال رقبہ میں بنا ہوا ہے۔ اور اس کے نیچے دکانیں بھی بنی ہوئی ہیں۔ جو پیشہ کر آئے پر چڑھی رہتی ہیں۔ خواہشمند احباب شہر سے خط و کتابت کر کے یا میر سے بزرگ ڈاکٹر محمد افضل خان صاحب پرنسپل دارالعلوم سے جو اس مکان کے قریب ہی رہتے ہیں۔ یا لٹریٹور گھنٹہ کر کے قیمت کا تصدیق فرمائیں۔ شیخ افکار الحق خان احمدی ایم۔ اے۔ پیر سٹریٹ لاہ ۳۳ میں روڈ لاہور۔

سکینی اراضی کی قیمتیں رہا

جو رعایت سکینی اراضی کے متعلق گذشتہ جلسہ سالانہ کے موقع پر دی گئی تھی۔ اس سے بہت لوگوں نے فائدہ اٹھایا۔ اب مجلس مشاورت قریب آرہی ہے۔ اس موقع پر بھی سکینی اراضی کی قیمت میں سوا چھ روپے فی سیکڑہ کی رعایت دی جائے گی۔ جو صرف ایسے اصحاب کو ملے گی جو ۲۰ مارچ ۱۹۴۰ء سے لیکر ۲۹ مارچ ۱۹۴۰ء تک نقد قیمت ادا کر کے کوئی قطعہ خریدیں گے۔ اس وقت سکتی قطعات کے علاوہ دو کانات کے قطعات بھی متصل ریلوے سٹیشن قادیان قابل فروخت موجود ہیں۔ ان پر بھی یہ رعایت چپان ہوگی۔ خواہشمند احباب نوٹ فرمائیں فقط
خاکسار مرزا بشیر احمد قادیان

ہندو راج کے منصوبے

ہاں شرفی مین صاحب کی کتاب "ہندو راج کے منصوبے" اور "ہندو سیاست کے داؤ پیچ" ایک زبردست تصنیف ہے۔ جس میں موصوف نے ہندو اخبارات کے حوالہ جات اور ان کے قلم سے یہ ثابت کر دکھایا ہے۔ کہ ہندو لوگ کس طرح ایک بے عرصے سے ہندوستان میں ہندو راج قائم کرنے کی کوشش کر رہے ہیں۔ اس وقت ہندوستان کی موجودہ سیاست کو مدنظر رکھتے ہوئے کانگرس کے دام سے مسلمانوں کو بچانے کے لئے اس کتاب کا پڑھنا از حد ضروری ہے۔ جماعت کی شہری جماعتوں کو خاص طور پر اس وقت اس کتاب کی طرف توجہ دینی چاہئے۔ اور انہوں اور بیگانوں کو ہندو راج کے منصوبوں سے آگاہ کرنا چاہئے۔ حجم کتاب ۲۱ صفحات ہیں۔

قیمت فی نسخہ ۶ ایک روپیہ کے تین نسخے انگریزی ایک روپیہ فی نسخہ
نوٹ۔ اینٹرنیٹرز چھوٹوں کی درد بھری کہانیاں اور "چھوٹوں کی حالت" نزار
قیمت فی ۳
لئے کا پتہ۔ ایک ڈیوٹا ایف و اشاعت قادیان

ہندوستان اور ممالک غیر کی خبریں

نئی دہلی ۱۰ مارچ - ایک پریس نوٹ منظر ہے کہ محکمہ سپلائی کے قیام کے پہلے چھ ماہ میں ہندوستانی صنعت کے لئے بیرون ہند سے ۱۲ کروڑ ۵۰ لاکھ روپے کے آرڈر آئے ہیں۔ محکمہ سپلائی کے کام کے نتائج سے پتہ لگتا ہے کہ ۱۹۱۸-۱۹ کے مالی سال کے آخر تک چھ ماہ اپنے اخراجات خود پورا کر کے **لاٹ پور ۱۰ مارچ** - ہزار کی بیسی گورنر پنجاب دہرا کوٹے ہوئے یہاں آئے آپ کے اعزاز میں ڈسٹرکٹ سولجنرل بورڈ اور میونسپل کمیٹی کی طرف سے ایڈریس پیش کیے گئے۔ ضلع لاٹ پور کے باشندوں نے آپ کو خد مت میں جنگی فنڈ کے لئے ایک لاکھ پندرہ ہزار روپے کی پیشکش کی۔

واشنگٹن ۱۰ مارچ - امریکہ کی غیر ملکی تعلقات کی کمیٹی کے صدر سٹریٹ مین نے ایک تقریر کے دوران میں کہا کہ اطالیہ جرمنی اور فرانس وغیرہ نے مشرور طریقہ کی باتوں کو پسند کیا ہے۔ صدر موصوف نے مزید کہا کہ غیر جانبدار ممالک کو موجودہ جنگ میں صلح کرنے کے لئے اس صورت میں موقع دینا چاہیے کہ کم از کم ایک ماہ کے لئے عارضی صلح ہو جائے۔ درنہ جنگ ہونے ہوئے غیر جانبدار ممالک کے خیال میں متحارب ممالک ان کی باتوں پر کھاتہ کھان نہیں دھریں گے۔

کو انتہائی سردی اور برف سے محفوظ رکھنے کے لئے بہترین انتظام کیا گیا جس کی وجہ سے برطانوی ہوا بازیہ کارنامہ سرانجام کے لئے **روما ۱۰ مارچ** - میونخ کے رومن کیتھولک لاک پادری سے شکر نے امداد طلب کی ہے۔ اذکرا ہے کہ وہ پاپا سے روم سے جا کر ملے اور ان کو نازیوں کی امداد کے لئے آمادہ کرے۔

نئی دہلی ۱۰ مارچ - چنہ دن ہوئے ایک جرمنی بمبار طیارے نے دو مالہ جہاز پر بم برسائے تھے جس سے ۸۱ ہندوستانی ہلاک ہو گئے تھے۔ جرمن ریڈیو نے اعلیٰ قدر پر اظہارِ معذرت کرتے ہوئے نازیوں کی طرف سے انخوس کیا ہے۔ کہ جرمن طیارے غیر دیدہ واقعہ حملہ سے ہندوستانی شکار ہوئے۔ آخر میں کہا گیا ہے کہ جرمن طیارے نے ہندوستانی مسافروں پر حملہ کیا تاہم جرمنی کا ہندوستان سے کوئی بمبارگنا نہیں اور یہی اس نے ہندوستان کے خلاف اعلان جنگ کیا ہے۔

ٹوکیو ۱۰ مارچ - آج جاپان نے روس کے خلاف جنگ کی ۳۵ ویں سالگرہ بڑی دھوم دھام کے ساتھ منائی۔ فوجی دستوں نے ٹینکوں اور مسلح کارروں کے ساتھ ٹوکیو کے بازاروں میں گشت لگائی۔

لندن ۱۰ مارچ - آج صبح برطانیہ کا ایک ۹۰۰ اون وزنی جہاز کسی نامعلوم جہاز سے ٹکرا کر ڈوب گیا جس کے ۲۳ افراد بچلے گئے۔ کل بھرتسالی میں ایک اور جہاز کی جہاز دہماکے کے بعد غرق ہو گیا۔

لندن ۱۰ مارچ - معلوم ہوا ہے کہ آج صبح تاریک دارنے والی ایک کشتی پر جب کہ وہ کنگٹن کی بندرگاہ پر پہنچی تھی کیا گیا۔ دشمن کے تین آدمی کشتی پر چڑھ آئے۔ اور محافظ سپاہی کو سمندر میں دھکیل کر خود بھاگ گئے سپاہی کو بچایا گیا۔

لندن ۱۰ مارچ - مانٹی ڈوئیوے اطلاع ملی ہے کہ آج جرمنی کے چیمبرائن

کامرس میں بم بھٹا۔ اس موقع پر سینما دکھایا جارہا تھا۔ بم چھٹنے سے کھانڈیوں میں بھاگنا شروع ہوئی۔

دہلی ۱۰ مارچ - آج صبح نئی دہلی میں داکٹر نے ہندو چیمبرائن پر شکر کا افتتاح کیا جس میں چالیس سے زیا دہ ہندوستانی ریاستوں کے حکمران شامل ہوئے۔ حضور داکٹر نے لڑائی کا ذکر کرتے ہوئے کہا کہ ہندوستانی ریاستوں نے اس موقع پر جو امداد دی ہے۔ اس کا دلی شکر یہ ادا کیا جاتا ہے۔ نیز کہا ذاتی پیشکشوں سے اس وقت تک اس لئے فائدہ نہیں اٹھایا جاسکا۔ کہ ہندوستان سے آدمیوں کی امداد کی ضرورت نہیں پیش آتی۔ اگر حالات بدل گئے۔ تو ان کی پیشکش کے متعلق بھی خیال رکھا جائے گا۔

حضور داکٹر نے ریاستوں کے اندرونی انتظام کے متعلق تفصیل سے ذکر کرتے ہوئے کہا کہ مارچ ۱۹۱۹ء میں تقریر کرتے ہوئے میں نے جو اسے ظاہر کیا اور منظور دیا تھا۔ اب نہ صرف اس میں کوئی تبدیلی کرنے کی ضرورت ہے بلکہ اس کی اہمیت اور زیادہ بڑھ گئی ہے۔ ریاستی نظم و نسق کے متعلق دور اندیشی سے کام لینا چاہیے چیمبرائن متفقہ طور پر ایک ریڈیویشن پیش کیا جس میں برطانیہ کو لڑائی میں پوری امداد دینے کی پیشکش کی۔

لندن ۱۰ مارچ - فرن لینڈ کے جو نمائندے سے حکومت روس سے صلح کے شرائط طے کرنے کے لئے ماسکو گئے تھے۔ وہ واپس آ رہے ہیں۔ وہ روسی مطالبات اپنی حکومت کے سامنے پیش کریں گے۔ اگرچہ کارسی طور پر معلوم نہیں ہوا۔ کہ مطالبات کیا ہیں۔ مگر خیال کیا جاتا ہے۔ کہ بہت سخت ہیں۔ ادھر دوسرے نے فرن لینڈ پر اپنے حملے کو دیکھنے میں

لندن ۱۰ مارچ - جرمنی کے وزیر خارجہ ہرفان رین ٹراپ آج روم میں بہت مصروف رہے۔ صبح کو انہوں نے بادشاہ سے ایک گفتگو بات چیت کی۔

لاٹ پور ۱۰ مارچ - امریکن کپاس لکھ ۲۴ ڈیسی کپاس ملے ۴۴ گرہ لکھ ۲۴ تالوار تو ریا لکھ ۱۲۔

اوکاڑہ ۱۰ مارچ - امریکن کپاس لکھ ۲۴ ڈیسی کپاس ملے ۴۴ گرہ لکھ ۲۴ تالوار امرت سمر ۱۱ مارچ - گندم ۱۲ سے ۵ گندم اعلیٰ سے ۱۲ چنے سے ۱۲۔ پرانی باسنتی سے نئی باسنتی سمر ۲۴ ڈیسی کپاس ملے ۲۴ تو ریا لکھ ۱۲۔ مونگ پھلی لکھ ۱۰۔ چھوٹا لکھ ۱۰ سفید سمر ۲۔

بمبئی ۱۰ مارچ - مقامی کارخانوں کے مزدوروں کی ہڑتال جاری ہے۔ آج ہوٹل کے ملازموں اور کپڑے کے تمام کارخانے والوں نے بھی ہڑتالوں کا ساقہ دیا۔ البتہ ریشم کے کارخانے کچھ دیر کام کرتے رہے۔ مگر کنگ کی دہرے وہ بھی بند کر دینے پڑے۔ پولیس نے نقص امن کے سلسلہ میں ددمر دور گرفتار کر لئے ہیں۔ حکومت بمبئی نے ایک خط میں اس امر پر زور دیا ہے کہ بنگلہ اچکانے کے لئے ہر ممکن کوشش کی جائیگی۔ نیز کہا ہے کہ مزدوروں کو دس منافع میں حصہ لینا چاہیے جو جنگی حالات کی بنا پر کارخانے اٹھا رہے ہیں۔

لندن ۱۰ مارچ - اس وقت برطانیہ میں ضرورت مند اور نادار بوڑھوں کو زیادہ پنشن دینے کی تجویز زیر غور ہے۔ نیز ان مزدوروں کی بیویوں کو بھی جن کی مزدوری میں سے پنشن کے لئے روپیہ کٹتا ہے بجائے ۵ پے کے اب ۶۰ سال کی عمر سے پنشن دی جائیگی یا در ہے۔ برطانیہ میں آج کل ۳ لاکھ بوڑھوں کو پنشن دی جاتی ہے۔ اور کم کر ڈ ۲۸ لاکھ روپیہ سالانہ تقسیم کیا جاتا ہے۔ اب جنگ کی ضروریات کے باوجود برطانیہ کے اس خرچ کو برداشت کرنے سے سلطنت کی مالی حالت کی مضبوطی کا ثبوت ملتا ہے۔